عمر، داماد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خلیفہ ثانی سیدنا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ دینا اور ان کو شرف دامادی بخشنا کوئی کم مرتبہ پر دلیل نہیں۔ اعتبار کریں۔ ورنہ کتاب فروع کافی جلد۲ صفحہ ۱۱ کی یہ عبارت بروایت امام ابو عبداللہ جعفر الصادق رضی اللہ عنہ پڑھیں۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئالتہٗ عن المراۃ المتوفی عنھا زوجھا تعتد فی بیتھا اوحیث شاء ت قال حیث شاء ت ان علیا صلٰوت اللہ علیہ لما توفی عمراتی ام کلثوم فانطلق بھا الٰی بیتہٖ○

یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے گھر (خاوند کے گھر) عدت بیٹھے یا جہاں مناسب خیال کرے وہاں بیٹھے۔ امام عالی مقام نے جواب دیا کہ جہاں چاہے بیٹھے۔ کیونکہ جب عمر (رضی اللہ عنہ) فوت ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام اپنی بچی کو ان کے گھر سے اپنے گھر لے گئے۔

علیٰ ہذا القیاس کتاب ''طراز المذہب مظفری'' مصنفہ میرزا عباس قلی خاں وزیر مجلس شوریٰ کبریٰ سلطنۃ ایران جلد اول صفحہ ۷۴ تا صفحہ ۷۶ پر اس نکاح کے متعلق تمام علماء شیعہ کا اتفاق اور ان کے متعلق تصریحات ملاحظہ فرماویں۔ یہ کتاب شاہ ایران مظفر الدین قاچار کی زیرِ سرپرستی لکھی گئی ہے۔۱۲

اس نکاح کا ثبوت تقریباً اہل تشیع کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ مگر جن الفاظ کے ساتھ اہل بیت کرام کی عقیدت کا دم بھرنے والوں نے اس نکاح کا اقرار کیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کوئی ذلیل سے ذلیل انسان بھی اپنے متعلق ان الفاظ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جن الفاظ کو اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان مدعیان تولی نے استعمال کیا ہے۔ کوئی شخص ان الفاظ کو دیکھ کر یہ بات تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس قسم کے الفاظ بدترین دشمن ہی منہ سے نکال سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کے متعلق یہ الفاظ استعمال کرنے والا اسی دنیا میں غرق کیوں نہیں ہو جاتا۔ لہٰذا میں یہ جرأت نہیں کرتا اور اپنی عاقبت تباہ نہیں کرتا کہ وہ الفاظ لکھوں۔ اہل تشیع کی ام الکتب یعنی فروع کافی جلد۲ صفحہ صفحہ ۱۴۱ سطر ۷ مطبوعہ لکھنؤ کسی بڑے مدعی تولے و معتقد اہل بیت سے سنئے۔ نیز ناسخ التواریخ جلد۲ صفحہ ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۴ سطر املاحظہ فرماویں اور میری تمام تر معروضات کی تصدیق کریں کہ شان حیدری میں کس قدر بکواس اور سب و شتم شیعان علی نے کئے ہیں کوئی بڑے سے بڑا بد بخت خارجی بھی ان کے حق میں اس قسم کے کلمات لکھنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں یہ بکواس صرف اس لئے کئے ہیں کہ آپ نے سیدنا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رشتہ کیوں دیا ہے اور بس۔ کاش میرے بھولے بھالے برادران وطن شیعہ مذہب کی حقیقت سے واقف ہوتے۔

نیاز مندانہ مشورہ

اے سادات عظام خدا کے واسطے کچھ سوچو اور ضرور سوچو۔ جس مذہب کی اس قدر معتبر کتاب میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں اس قسم کے بکواس ہوں جو آپ کسی ذلیل سے ذلیل نوکر کو نہیں کہہ سکتے

اس مذہب سے آپ نے کیا پھل پانا ہے؟ خدارا اپنی عاقبت تباہ نہ کرو۔

آیئے ہم اہل سنت آپ کے بردے اور آپ کے گھرانے کے حلقے بگوش ہیں ہم سے اپنے خانوادہ کی عزت وناموس کے متعلق صحیح روایات سنئے اور خانوادہ نبوت کی شان کو ملاحظہ فرمایئے۔ یہی روایت جس کے لکھنے سے میرا دل لرز گیا۔ میرے ہاتھ سے قلم گر پڑا اور اللہ کی قسم میں لکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اہل تشیع نے اپنی معتبر کتاب ناسخ التواریخ جلد نمبر۲ صفحہ ۳۶۳ سطر نمبر ۲۹ پر بڑے شدومد کے ساتھ اور ثبوت نکاح میں یہ تمام صفحہ اور ص ۳۶۴ علی ہذا القیاس صفحہ ۴۳۳ بھی ملاحظہ فرمایئے اس کے بعد اور نہیں تو یہی شیعان علی کو پڑھ کر سنا دیجئے کہ ع

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

مگر در حقیقت دوست نما دشمن کے بغیر اہل تشیع کے مذہب کی بناء اور کوئی نہیں رکھ سکتا۔ مذکورہ بالا عبارات کو پڑھ کر یقیناً اہل انصاف میری تصدیق کریں گے۔ ممکن ہے بھولے بھالے برادران وطن کہیں کہ جو لوگ سال بہ سال امام عالی مقام زندہ جاوید کا ماتم کرتے ہیں اور اپنے سینوں کو پیٹ پیٹ کر خون خون کر دیتے ہیں۔ یہ کیسے کسی دشمن کی تقلید میں مذہب تشیع اختیار کر سکتے ہیں یا جس نے یہ مذہب گھڑا ہے وہ کیسے دشمن اہل بیت ہو سکتا ہے؟ اس کا فطرتی جواب (پہلا جواب) صرف اتنا ہے کہ اس قسم کی روایات گھڑنے کی سزا یہی ہو سکتی ہے اور جن مقدس ہستیوں کو امام عالی مقام سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الشریف امام الہدیٰ شیخ الاسلام، حبیب مقتدا اور پیشوا فرما دیں۔ جن کے ہاتھ پر بیعت کریں جن کو بطیب خاطر رشتے دیں۔ ان ہستیوں کی شان اقدس میں علانیہ بکواس بکنے کی دنیا میں سزا یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ اور اپنے سینوں کو پیٹ پیٹ کر اڑا دیں۔ ورنہ محبت کے تقاضے پر یہ کاروائی مبنی ہوتی تو اس کی ابتداء حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوتی۔ ان کے بعد یازدہ ائمہ (گیارہ امام) اس پر عمل فرماتے مگر یاد رکھو یہ کسی زبردست مجرم خدا کی سزا سے شروع ہوئی ہے۔

اے آل حیدر کرار! آپ اپنے جد امجد کی سنت تلاش فرماویں اور اپنے تمام طاہرین کی سنت کی پیروی اختیار کریں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس قسم کی روایات گھڑنا اور ان کو رائج کرنا ایک سیاسی کرتب تھا تا کہ بیوقوف اور کم سمجھ لوگ اس قسم کی غلط روایات کے باوجود ہمیں محب سمجھتے رہیں اور ہم آسانی کے ساتھ اپنا مذہب رائج کرتے رہیں۔ آپ دعویٰ محبت کے کوٹ کے اندر دیکھئے اور اس زہر سے بچئے۔ خیر یہ ایک نیاز مندانہ مشورہ تھا جو موضوع سے نکال لے گیا۔

انتظار کس بات کا

ائمہ طاہرین صادقین معصومین کی روایات سے خود اہل تشیع کی کتابوں میں جب یہ بات مل گئی۔ کہ ائمہ طاہرین نے خلفائے راشدین کو صدیق مانا۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کو امام الہدیٰ شیخ الاسلام، مقتداء اور پیشوا تسلیم کیا۔ ان کے حق میں سب بکنے والوں کو قتل کیا۔ سزائیں دیں اپنی مجلس سے نکالا۔ بلکہ خلفائے راشدین کی شان اقدس میں سب بکنے والوں کو مسلمانوں کی جماعت سے بھی خارج فرمایا اور یہ بھی مسلم ہے کہ ائمہ طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس اور مقدس دلوں میں غیر خدا کا خوف نہیں آ سکتا تھا اور ولا تخافو هم وخافون ان كنتم مؤمنين (اگر تم مومن ہو تو میرے بغیر کسی سے نہ ڈرو) پر ان کا پورا ایمان تھا۔ اور میدان کربلا میں اپنے اس ایمان کا ثبوت عملی طور پر بھی

دیا تو وہ تمام تر ارشادات جو ائمہ طاہرین نے فرمائے اور تمام تر اخوت ومودت کے جو عملی ثبوت بہم پہنچائے صرف صدق و صفا اور ظاہری باطنی صداقت ہی کی بنا پر فرمائے۔ خلافت خلفائے سابقین کے متعلق جن واضح اور غیر مبہم کلمات طیبات کے ساتھ حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے قطعی فیصلہ ارشاد فرمایا ہے جو پہلے عرض کر چکا ہوں اس کے بعد فتنہ اور فساد پیدا کرنا اور وہ فیصلہ تسلیم نہ کرنا اور خلفائے راشدین کی شان اقدس میں سب وشتم بکنا اور محبّ علی کہلوانا حضرت علی کو (معاذ اللہ) جھٹلانا اور پھر دعوے تولی (محبت) کرنا ایمان تو کجا خود کسی معقولیت پر بھی مبنی نہیں ہو سکتا۔